Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D college.

(1)

مومن خان مومن کا حیات و خدمات

مومن خان نام اور مومن تخلص تھا۔ آپ کے والد
حکیم غلام نبی تھے۔ مومن کے دادا حکیم نامدار سلطنت
مغلیہ کے آخری دور کے فرمانروا شاہ عالم کے شاہی
طبیبوں میں سے تھے۔ شاہ عالم کے دور میں انہیں چند گاؤں
جاگیر کے طور پر بھی ملے تھے۔ مومن 1800ء کو کوچہ چیلان
دہلی میں پیدا ہوئے۔ مومن کے والد کو شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی سے بہت عقیدت تھی۔ چنانچہ شاہ صاحب
موصوف نے ہی مومن خان نام رکھا۔ مومن بچپن ہی سے ذہین
تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ مومن کشمیری تھے اس لیے
کشمیر کا حسن بھی مومن کو عطا ہوا تھا۔ شاعری کا بچپن ہی سے
شوق تھا۔ چنانچہ عربی و فارسی، طب، نجوم اور موسیقی
کے ساتھ شاعری میں بھی جلدی کمال حاصل کر لیا۔

Scanned with CamScanner

شروع شروع میں اپنا کلام شاہ نصیر کو دکھایا مگر شاہ

لیکن جلد ہی مہارت حاصل کر لی اور صاحب طرز شاعر بن

گئے۔ اصناف شاعری میں قصیدہ، رباعی، واسوخت، غزل

ترکیب بند، مثنوی سبھی پر طبع آزمائی کی ہے دلی سے پانچ

مرتبہ باہر نکلا مگر وطن کی محبت نے اپنی طرف کھینچ لیا مومن

نہایت آزاد مزاج، قانع اور وطن پرست تھے امراء اور

روساء کی خوشامد سے انہیں سخت نفرت تھی مومن کی

یادگار ایک دیوان اور چھ مثنویاں ہیں۔ مومن نجومی

بھی تھے۔ انہوں نے اپنے یوم وفات کی پیش گوئی بھی کی اور

دست و بازو ٹوٹنے کا ذکر بھی کیا وہ 1851ء میں چھت

سے گر پڑے اور چھ مہینے بعد داعی اجل ہوئے

مومن غالب کے ہم عصر تھے۔ دبستان دلی سے

سے تعلق تھا۔ طبابت اور علم نجوم میں مہارت

Scanned with CamScanner

رکھتے تھے۔ ستاروں کی چال جانتے تھے۔ شاعری کے علاوہ نجوم
کا خیال آیا تو اس میں وہ کمال حاصل کیا کہ بڑے بڑے منجم حیران
ہو گئے۔ جبکہ بیشتر آدمی کی طبیعت کسی ایک کام پر نہیں جمتی
مومن خاں مومن کے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا۔ لیکن ان کے مزاج
کی تیز مزاجی ایسی تھی کہ جس میدان میں بھی قدم رکھا اسے کمال
کے درجے تک پہنچایا۔ سال میں ایک بار تقویم دیکھتے
تھے۔ اور پورے سال تک تمام ستاروں کی چال، مقام اور حرکات
ان کے ذہن میں محفوظ رہتی تھیں۔ علم نجوم کی طرح شطرنج
اور طب میں نام پیدا کیا۔ دلی میں دو چار ہی شطرنج کے استاد تھے
جو ان سے مقابلہ کر سکتے تھے۔ مزاج میں شوخی اور رنگینی تھی
نہایت خوش وضع، خوش قامت اور خوبصورت آدمی تھے
بڑے کمال کے شعر کہے ہیں۔ لیکن کبھی کسی کے قصیدہ نہیں لکھا
بڑے ہی خود دار اور انا پرست تھے تنگ دستی بھی رہتی تھی

Scanned with CamScanner

⑤

سو عمر تو ساری کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

تاریخ کہنے میں بھی کمال حاصل تھا۔ خود اپنے مرنے کی تاریخ بھی کہی تھی
ایک بار کوٹھے پر سے گر گئے اس کے بعد تاریخ نکالی اور حکم لگایا کہ پانچ
دن پانچ مہینے یا پانچ برس میں مر جائیں گے یہی ہوا۔ کوٹھے سے
گرنے کے ٹھیک پانچ مہینے بعد انتقال کیا۔ مومن، ذوق
اور غالب کے ہم عصر تھے۔ اور ان کا شمار ۱۲ امراء میں ہوتا تھا۔ وہ زندہ
دل اور با ذوق آدمی تھے۔ مرزا غالب ایک شعر کے عوض اپنا سارا
دیوان دینے کو تیار تھے وہ

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

یہ مومن کا وہ شعر ہے۔ مرزا غالب جس کے بدلے مرزا اپنا پورا دیوان
دینے کو تیار تھے۔ مومن کو اردو کا خالص غزل گو شاعر
کہا جاتا ہے۔ ان کی غزلیات میں عاشق و معشوق سے

کے دلوں کی واردات، حسن و عشق اور نفسیات، محبت
کی باتیں ملتی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ مومن کی غزل کا
بنیادی موضوع حسن اور عشق ہے وہ صرف غزل گو ہے۔ اور
اس میدان میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ مومن کی غزل میں اعتدال
اور حسن برقرار ہوتا ہے۔ اور لطیف احساسات کا عنصر نمایاں
ہوتا ہے۔ ان کے وہ اشعار جن میں لطف اور ایہام پایا جاتا ہے
اپنے اندر معنی خیزی کے ساتھ ساتھ پیچیدگی حسن بھی رکھتے ہیں
مومن کی زبان میں سادگی اور بیان میں حسن موجود ہے ان کے
زبان و بیان میں دلکشی ہے اور وہ اپنی اپنی صلاحیتوں کی
بنا پر سادہ الفاظ میں بھی ایک دنیا آباد کر جاتے ہیں۔

مثلاً

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کسی کسی سے ہم

Scanned with CamScanner

مومن نے اپنے تخلص کا بہت پہلو دار استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اپنے تخلص سے جتنے معنی اور مضامین میں اپنی شاعری میں پیدا کیے ہیں شاید ہی کسی نے کیے ہوں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں

ہرگز نہ رام وہ صنم سنگدل ہوا
مومن ہزار حیف کہ ایمان عبث گیا

ہم سجدہ پائے صنم پر دم وداع
مومن خدا کو بھول گئے اضطراب میں

مومن نے چھ مثنویاں بھی لکھی ہیں۔ ممتاز محقق ڈاکٹر افسر ایک جگہ لکھتے ہیں! "مومن نے ہر عشق پر ایک مثنوی بھی لکھی اور گویا ایسے عشق بھی ہوں جن پر مثنویاں لکھنے کی نوبت ہی نہ آئی ہو"

ڈاکٹر سلیم اختر ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

"بہت کم شاعروں کے مزاج میں مومن جیسی رنگارنگی ملے گی۔ طب، نجوم، رمل، موسیقی، شطرنج اور عملیات وغیرہ سے خصوصی شغف تو تھا ہی لیکن شاعری اور اس کے ساتھ ساتھ

(۸)

مجازی عشق میں ہی خودی، مصلحت پیدا کی

جس دور میں مومن نے زندگی پائی وہ مغلیہ دور کے زوال کا زمانہ تھا۔ جاگیردار طبقہ عیش و عشرت میں مست تھا۔ مومن بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے لیکن بڑھاپے میں گویا تائب ہوگئے۔ وہ خود کہتے ہیں۔

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری عمر میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

پروانے کو کس لیے جلایا تھا اے شمع
بے جرم کو خاک میں ملایا اے شمع

Shahnaj Ara